عدت میں بدبو ختم کرنے کے لیے خوشبودار صابن استعمال کرنا کیسا؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت عدت کے دوران خوشبو استعمال نہیں کر سکتی، تو کیا قضائے حاجت کے بعد ہاتھوں سے ناپسندیدہ بُو کو ختم کرنے کے لئے خوشبو والا صابن استعمال کر سکتی ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عام حالات میں معتدہ (عدت گزارنے والی عورت) خوشبودار صابن استعمال نہ کرے، یونہی جسم سے ناپسندیدہ بُو کے ازالے کے لئے قضائے حاجت کے بعد یا اس کے علاوہ دیگر مواقع پر بھی بغیر خوشبو والا صابن (جو جلد کی رنگت نہ نکھارتا ہو) استعمال کرے، مارکیٹ میں ایسے بہت سے صابن موجود ہیں جو خوشبودار نہیں ہوتے، لیکن جسم سے ناپسندیدہ بو کو زائل کر دیتے ہیں، لہذا ان کے ہوتے ہوئے خوشبودار صابن کے استعمال کی اجازت نہیں ہوگی، ہاں اگر بغیر خوشبو والے صابن سے بو کو زائل کرنا ممکن نہ ہو یا انتہائی مشکل ہو یا فی الوقت بغیر خوشبو والا صابن موجود نہ ہو اور ہاتھوں کو صاف کرنے کی ضرورت ہو، تو اب جسم سے ناپسندیدہ بُو کے ازالے کے لئے خوشبودار صابن (جو جلد کی رنگت نہ نکھارتا ہو) کے استعمال کی اجازت ہوگی کیونکہ مقصود جسم کو مہکانا نہیں، بلکہ ناپسندیدہ بو کا ازالہ ہے، لہذا یہ زینت میں داخل نہیں، اس کی نظیر معتدہ کے لئے حیض سے فراغت کی صورت میں جسم سے ناپسندیدہ بو ختم کرنے کے لئے خوشبو ملنے کا مسئلہ ہے کہ حدیث پاک میں اس کی اجازت دی گئی، اور علمائے دین نے اس کی علت یہی بیان فرمائی کہ یہاں مقصود جسم سے ناپسندیدہ بو کا ازالہ ہے، جسم کو مہکانا نہیں۔

دوران عدت خوشبو کے استعمال کی ممانعت کے حوالے سے صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا تحد امراۃ علی میت فوق ثلاث الا علی زوج اربعۃ اشھر وعشرا ولا تلبس ثوبا

مصبوغا الا ثوب عصب و لا تکتحل و لا تمس طیبا“ ترجمہ : عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، سوائے اپنے شوہر کے کہ اس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے اور (دورانِ عدت) رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، سوائے عصب (نامی رنگ) سے رنگے ہوئے کپڑے (کیونکہ یہ رنگ زینت کے لیے استعمال نہیں ہوتا) اور نہ سرمہ لگائے اور نہ ہی خوشبو لگائے۔ (صحیح البخاری، ج 07، ص 60، دار طوق النجاۃ، صحیح مسلم، ج 02، ص 1127، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

وفات اور طلاق بائن کی عدت میں عورت کے لئے خوشبو لگانے کی ممانعت کے حوالے سے در مختار مع رد المحتار میں ہے، وعبارۃ الدر بین القوسین: ”(تحد) تحداى وجوبا (مكلفة مسلمة اذا كانت معتدة بت او موت بترك الزينة والطيب)“ مسلمان مکلّف عورت، جب طلاقِ بائن (یعنی تین طلاقوں والی یا ایک یا دو بائن طلاقوں والی) یا موت کی عدت والی ہو، تو اس پر زینت اور خوشبو ترک کر کے سوگ کرنا واجب ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج 5، ص 530-531، دار الفکر بیروت)

عدت میں جو چیزیں مباح ہیں، اُن میں بغیر خوشبو والے صابن کو ذکر کیا گیا، جس کا واضح مفہوم مخالف یہی نکلتا ہے کہ بلا ضرورت خوشبو دار صابن کا استعمال مباح نہیں، موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے: ”اتفق أئمة المذاهب الأربعة على أنه يباح للمحدة في عدة وفاتها الأشياء التالية (ومنها) والاغتسال بالصابون غير المطيب“ مذاہب اربعہ کے فقہاء کا اتفاق ہے کہ عدت وفات میں آئندہ ذکر کی جانے والی چیزیں مباح ہیں (اور ان میں سے ایک) بغیر خوشبو والے صابن سے غسل کرنا بھی ہے۔ (الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، ج 02، ص 109، دار السلاسل۔الکویت)

معتدہ حائضہ کو حیض سے فراغت کے بعد خوشبو دار لکڑیاں مَلنے کی اجازت کے متعلق صحیح بخاری میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے: ”حدثتني أم عطية، نهى النبي صلى الله عليه وسلم ولا تمس طيبا، إلا أدنى طهرها إذا طهرت نبذة من قسط وأظفار“ مجھے ام عطیہ نے حدیث بیان کی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عدت والی عورت کو خوشبو استعمال کرنے سے منع فرمایا مگر جب وہ حیض سے پاک ہو، تو طہر کی ابتداء میں تھوڑی سی قسط و ظفر (مشہور خوشبو دار لکڑیاں) لگا سکتی ہے۔ (صحیح البخاری، ج 07، ص 60، رقم: 5343، دار طوق النجاۃ)

کیونکہ اب مقصود ناپسندیدہ بو کو ختم کرنا ہے جسم کو خوشبو دار بنانا نہیں، اسی علت کی نشاندہی کرتے ہوئے علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ”فيه الترخيص للحادة إذا اغتسلت من الحيض لازالة الرائحة الكريهة، وقال النووي و

ليس القسط والظفرة مقصودا للتطييب، وإنما رخص فيه لازالة الرائحة" مذکورہ حدیث پاک میں سوگ یعنی عدت کرنے والی عورت کو حیض سے فراغت کے بعد غسل کے وقت قسط اور اظفار لگانے کی رخصت دی گئی ہے، امام نووی فرماتے ہیں: قسط اور اظفار سے مقصود خوشبو نہیں، یہاں اجازت ناپسندیدہ بو زائل کرنے کے لئے ہے۔ (عمدۃ القاری، ج 03، ص 609، مطبوعہ کوئٹہ)

مرآۃ المناجیح میں ہے: "قسط اور اظفار مشہور خوشبودار لکڑیاں ہیں اظفار کی لکڑی سیاہ رنگ کی ہوتی ہے کٹے ہوئے ناخن کے مشابہ اس لیے اسے اظفار کہتے ہیں یعنی عدت والی عورت جب حیض سے فارغ ہو تو یہ خوشبو شرمگاہ پر مل سکتی ہے کہ اس سے صرف بدبو کا دفع کرنا مقصود ہے نہ کہ جسم کا مہکانا۔" (مرآۃ المناجیح، ج 05، ص 152، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

حاشیۃ الشلبی اور فتح القدیر میں ہے، واللفظ لفتح: "رخص فيه في الغسل من الحيض في تطييب المحل وإزالة كراهته" حیض سے فراغت کے بعد ان کے استعمال کی رخصت مخصوص مقام کی صفائی اور اس سے ناپسندیدہ بو کے ازالے کے لئے ہے۔ (حاشیۃ الشلبی، ج 03، ص 35، دار الکتاب الاسلامی، فتح القدیر، ج 04، ص 337، دار الفکر)

اور مقصود میں تبدیلی سے حکم میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے، چنانچہ فتاوی ہندیہ میں ہے: "الطيب كل شيء له رائحة مستلذة ويعده العقلاء طيبا كذا في السراج الوهاج قال أصحابنا الأشياء التي تستعمل في البدن على ثلاثة أنواع... نوع ليس بطيب بنفسه ولكنه أصل للطيب يستعمل على وجه التطيب ويستعمل على وجه الدواء كالزيت ويعتبر فيه الاستعمال فإن استعمل استعمال الأدهان في البدن يعطى له حكم الطيب، وإن استعمل في مأكول أو شقاق رجل لا يعطى له حكم الطيب كذا في البدائع" ہر وہ چیز جس میں خوشنما خوشبو ہو اور عقلاء اسے خوشبو شمار کرتے ہوں، اسے طیب کہتے ہیں، اسی طرح سراج الوہاج میں ہے، ہمارے اصحاب نے فرمایا: وہ چیزیں جو بدن پر استعمال کی جاتی ہیں، تین طرح کی ہوتی ہیں۔۔۔ ایک قسم وہ جو فی نفسہ خوشبو تو نہیں، لیکن خوشبو کے لئے اصل ہے، اسے خوشبو اور دوا دونوں طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جیسا کہ زیتون تو اس میں استعمال کا اعتبار ہوگا، اگر اسے بدن پر تیل کے طور پر استعمال کیا جائے، تو خوشبو کا حکم ہوگا، اور اگر کھانے کی چیزوں میں یا پیر کے شگاف میں استعمال کیا جائے تو اس کے لئے خوشبو والا حکم نہیں ہوگا، اسی طرح بدائع میں ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، ج 01، ص 240، دار الفکر)

بیوٹی سوپ جلد کی رنگت کو نکھارتا ہے، اور ایسی اشیاء کا استعمال دورانِ عدت ممنوع ہے، چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابو سلمة وقد جعلت علی عینی صبرا فقال ما ھذا یا ام سلمة؟ فقلت انما ھو صبر یا رسول اللہ لیس فیہ طیب قال انہ یشب الوجہ فلا تجعلیہ الا باللیل و تنزعینہ بالنھار“ جب حضرت ابو سلمہ فوت ہوئے، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوا لگا رکھا تھا، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)! یہ ایلوا ہے، جس میں خوشبو نہیں ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چہرے کو نکھارتا ہے، پس اسے نہ لگاؤ، مگر (ضرورتاً لگانا پڑے) تورات کو لگاؤ اور دن کو اتارلو۔

(سنن ابی داؤد، ج 2، ص 292، الرقم 2305، مطبوعہ بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0551

تاریخ اجراء: 15 شوال المکرم 1446ھ/14 اپریل 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net